روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L/29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 8 نومبر 2003ء 12 رمضان 1424 ہجری - 8 نبوت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 256

روزہ صحت کا ضامن ہے

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

ہر چیز کو پاک کرنے کے لئے ایک زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الصوم باب فی الصوم زکوۃ الجسد حدیث نمبر 1735)

حضور ﷺ نے فرمایا - روزے رکھا کرو - صحت مند ہو جاؤ گے -

(کنز العمال جلد 8 ص 450 کتاب الصوم باب فی فضل الصوم)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یادرکھو کہ یہ دو چیزیں اس امت کو عطا فرمائی گئی ہیں - ایک قوت حاصل کرنے کے واسطے، دوسری حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر دکھانے کے لئے - قوت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے جس کو دوسرے لفظوں میں استمداد اور استعانت بھی کہتے ہیں - صوفیوں نے لکھا ہے کہ جیسے ورزش کرنے سے مثلاً مگدروں اور موگریوں کو اٹھانے اور پھیرنے سے جسمانی قوت اور طاقت بڑھتی ہے - اسی طرح پر روحانی مگدر استغفار ہے - اس کے ساتھ روح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے - جسے قوت لینی مطلوب ہو وہ استغفار کرے - غفر ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں - استغفار سے انسان ان جذبات اور خیالات کو ڈھانپنے اور دبانے کی کوشش کرتا ہے - خداتعالیٰ سے روکتے ہیں - پس استغفار کے یہی معنے ہیں کہ زہریلے مواد جو حملہ کر کے انسان کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں - ان پر غالب آوے اور خداتعالیٰ کے احکام کی بجاآوری کی راہ کی روکوں سے بچ کر انہیں عملی رنگ میں دکھائے -

یہ بات بھی یادرکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان میں دو قسم کے مادے رکھے ہیں - ایک سمی مادہ ہے - جس کا موکل شیطان ہے اور دوسرا تریاقی مادہ ہے - جب انسان تکبر کرتا ہے اور اپنے تئیں کچھ سمجھتا ہے اور تریاقی چشمہ سے مدد نہیں لیتا - تو سمی قوت غالب آجاتی ہے، لیکن جب اپنے تئیں ذلیل وحقیر سمجھتا ہے اور اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت محسوس کرتا ہے - اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک چشمہ پیدا ہو جاتا ہے - جس سے اس کی روح گداز ہو کر بہہ نکلتی ہے اور یہی استغفار کے معنی ہیں - یعنی یہ کہ اس قوت کو پاکر زہریلے مواد پر غالب آجاوے -

غرض اس کے معنی یہ ہیں کہ عبادت پر یوں قائم رہو - اول - رسول کی اطاعت کرو - دوسرے ہر وقت خدا سے مدد چاہوں - ہاں پہلے اپنے رب سے مدد چاہو - جب قوت مل گئی تو (-) خدا کی طرف رجوع کرو -

استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں - ایک وجہ سے استغفار کو توبہ پر تقدم ہے، کیونکہ استغفار مدد اور قوت ہے جو خدا سے حاصل کی جاتی ہے اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے - عادۃ اللہ یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے گا، تو خداتعالیٰ ایک قوت دے دے گا اور پھر اس قوت کے بعد انسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاوے گا اور نیکیوں کے کرنے کے لئے اس میں ایک قوت پیدا ہو جاوے گی - جس کا نام توبوا الیہ ہے -

(ملفوظات جلد اول ص 348)

کما کر کھانا چاہئے

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:-

"مانگ کر کھانے کی بجائے کما کر کھانا چاہئے - یہ ایک بہت بڑا نقص ہے جس کی اصلاح ہونی چاہئے - اور یہ اصلاح اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب ہر شخص یہ عہد کرلے کہ وہ مانگ کر نہیں کھائے گا بلکہ کما کر کھائے گا - اگر کوئی شخص کام کو عیب سمجھتا اور پھر بھوکا رہتا ہے تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں - لیکن اگر ایک شخص کام کیلئے تیار ہو لیکن بوجہ کام نہ ملنے کے وہ بھوکا رہتا تو یہ جماعت اور قوم پر ایک خطرناک الزام اور اس کی بہت ہتک ہے - پس کام مہیا کرنا جماعتوں کے ذمہ ہے - لیکن جو لوگ کام نہ کریں اور سستی کر کے اپنے آپ کو تکلیف

باقی صفحہ 7 پر

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم اور احادیث میں بیواؤں، غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خداتعالیٰ کے پیار حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے - بیوت الحمد منصوبہ اس عظیم مقصد کے پانے کا بہترین زینہ ہے - اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے - ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں - اسی طرح ساڑھے پانچ صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جاچکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے - احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں - ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں -

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 277)

امام الزمان کا مکتوب
نواب فتح نواز جنگ کے نام

ایک سو سال قبل حضرت سلطان القلم کا نواب فتح نواز جنگ سید مہدی حسن صاحب کے نام رقم فرمودہ مکتوب گرامی جو مغربی تمدن کے خلاف کھلا چیلنج ہے اور تہذیب حجازی کے لئے پرشکوہ مینار ۔

اک کرشمہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے اے رب الوریٰ
حق پرستی کا مٹا جاتا ہے نام
اک نشان دکھلا کہ ہو حجت تمام

حضرت نے تحریر فرمایا:

''اخویم مولوی عبدالکریم صاحب نے آپ کا خط مجھے سنایا باعث مسرت اور خوشی ہوا ابتدا سے میری فراست یہ کہتی ہے کہ آپ میں ایک خاص سعادت اور رشد کا ایسا مادہ ہے کہ وہ باوجود کشاکش دنیوی مشاغل کے پھر ہماری طرف کھینچتا رہتا ہے میری دعا ہے کہ خداوند قدیر اس مبارک مادہ کو بہت نشوونما بخشے اور آپ کی عمر اور آسائش میں بہت سی برکت دے کہ آپ کے ہاتھ سے بڑے بڑے روحانی کام کراوے مجھے ایسے مردان میدان کی بہت ضرورت ہے جو ایسے پرآشوب زمانہ میں طریق مستقیم پر دین کی نصرت کریں اور وہ جلال جو (....) مدت سے کھو بیٹھا ہے اس کی باز آمد کے لئے اپنی تمام کوشش اور تمام اخلاص سے زور لگا دیں۔ یہ مختصر زندگی بہرحال ختم ہو جاوے گی وہ لوگ بھی نہ رہیں گے جو (....) کے اعلیٰ مقاصد صرف اسی قدر سمجھتے ہیں جو یہ قوم (....) کہلاتی ہیں اہل یورپ کے دوش بدوش ہو جائیں اور ان کے اقبال اور صفات اور چال چلن سے پورا حصہ لے لیں۔ اور نہ وہ لوگ رہیں گے جو (....) روحانیت کے قائم کرنے کے لئے دن رات خداوند جلیل کے سامنے روتے ہیں مگر میں جانتا ہوں کہ موخر الذکر لوگ بہت مبارک ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر پہلے سے (....) میں ایسی ہی ذریت ہوتی کہ وہ یورپ سے مشابہت پیدا کرنے کے عاشق ہوتے تو کبھی سے (....) کا خاتمہ ہو جاتا۔

ہم اس بات سے نہیں روکتے کہ حد اعتدال تک دنیا کی لیاقتیں حاصل کی جائیں مگر ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا نہ کرے کہ (......) پر وہ دن آوے کہ ان کے مردوں اور عورتوں کی ایسی زندگی ہو جیسا کہ عام اہل یورپ مثلاً خاص لنڈن اور پیرس میں نمونہ پایا جاتا ہے چونکہ زمانہ اپنی تاریکی کی انتہا تک پہنچ گیا ہے اس لئے اکثر لوگوں کی آنکھوں سے (....) خوبیاں مخفی ہوگئی ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ یورپ کے قدم بقدم چلیں یہاں تک کہ حکم قرآنی (-) کو بھی الوداع کہہ کر اپنی پاکدامن عورتوں کو یورپ کی ان عورتوں کی طرح بنا دیں جن کو نیم بازاری کہہ سکتے ہیں۔ آپ کی ملاقات کا بہت شوق ہے خدا جلد نصیب کرے۔ والسلام خاکسار میرزا غلام احمد

(الحکم 31 اکتوبر 1902ء صفحہ 15)

امیر عبدالرحمٰن خان کابل کا ایک قول

حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:۔

''ہم قبول کرتے ہیں کہ بعض (لوگ) جو قرآنی تعلیم سے بالکل بے خبر ہیں باوجود رعیت کہلانے کے باغیانہ حرکت کر بیٹھتے ہیں مگر ہم ایک تعلیم یافتہ قوم کو جاہلوں کے ساتھ ساتھ برابر نہیں کر سکتے۔ جاہلوں کی نسبت یہ مقولہ امیر عبدالرحمٰن خان کا بہت صحیح ہے کہ افغان بر نصف قرآن عمل میکنند قرآن شریف میں صاف اور صریح طور پر فرمایا گیا ہے کہ **عادل بادشاہوں کی فرمانبرداری کرو اور بغاوت سے پرہیز کرو۔ اور جس بادشاہ یا جس کسی سے احسان دیکھو اس کا شکر کرو اور سب سے بھلائی کرو۔''**

(چشمہ معرفت صفحہ 199)

ازاں بعد امیر کابل کو مخاطب کرتے ہوئے یہ نہایت اہم تجویز پیش فرمائی کہ:۔

''اگر امیر صاحب والیٔ کابل جن کا رعب افغانوں کی قوموں پر اس قدر ہے کہ شاید اس کی نظیر کسی پہلے افغانی امیر میں نہیں ملے گی۔ نامی علماء کو جمع کر کے اس مسئلہ جہاد کو معرض بحث میں لاویں اور پھر علماء کے ذریعہ سے عوام کو ان کی غلطیوں پر متنبہ کریں بلکہ اس ملک کے علماء سے چند رسالے پشتو زبان میں تالیف کرا کر عام طور پر شائع کرائیں ...... ممکن ہے کہ کسی وقت ملا لوگ کسی جزوی بات پر امیر صاحب سے ناراض ہو کر ان کو بھی دائرہ اسلام سے خارج کر دیں ...... پس بلاشبہ وہ لوگ جن کے ہاتھ میں مومن یا کافر بنانا اور پھر اس پر یہ جہاد کا فتویٰ لکھنا ہے ایک خطرناک قوم ہے جس سے امیر صاحب کو بھی بے فکر نہیں بیٹھنا چاہئے بلکہ **بلاشبہ ہر ایک گورنمنٹ کے لئے بغاوت کا سرچشمہ یہی لوگ** ہیں ...... عوام بے چارے ان لوگوں کے قابو میں ہیں ...... جس طرف چاہیں پھیر دیں اور ایک دم میں قیامت برپا کر دیں''۔

(چشمہ معرفت صفحہ 18)

ہماری صبح ہے شفاف آئینے کی طرح

کسی بھی شاہ کا لکھنا نہیں قصیدہ ہے
ترا ارادہ ہے لیکن مرا عقیدہ ہے

پڑے تھے راہ میں آنسو اٹھا لئے ورنہ
خوشی سے میں نے کوئی غم کہاں خریدا ہے

کسی کی خاص توجہ کا ہے وہی حاصل
کتاب عمر کا جو باب خط کشیدہ ہے

میں کیا سناؤں تمہیں۔ تم سے تو عبارت ہے
مری کہانی کا جو حصہ چیدہ چیدہ ہے

ہماری صبح ہے شفاف آئینے کی طرح
سحر ہماری نہیں وہ، جو شب گزیدہ ہے

کہاں گئے ترے قدسی وہ ضبط کے پشتے
ذرا سا ٹوٹ گیا دل اور آبدیدہ ہے

عبدالکریم قدسی

عظیم ترین اعزاز و خطاب

تقریر سیدنا حضرت مصلح موعود فرمودہ 27 دسمبر 1934ء سے ایک روح پرور اقتباس ''حضرت مسیح موعود...... سے بھی کہا گیا اور دو دفعہ مجھے بھی کہلایا گیا کہ کیا (انگریزی) حکومت اگر کوئی خطاب دے تو اسے قبول کر لیا جائے گا میں نے کہا اگر حکومت ایسا کرے گی تو وہ میری ہتک کرے گی۔ ہمیں خداتعالیٰ سے جو کچھ مل چکا ہے اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے اور اس سے بڑھ کر حکومت کیا دے سکتی ہے۔ اپنے متعلق خطاب کا ذکر تو الگ رہا اگر جماعت احمدیہ کا کوئی شخص بھی خطاب کے متعلق کچھ پوچھتا ہے تو میں اسے یہی کہتا ہوں کہ **مجھے تو انسانی خطاب سے گھن آتی ہے احمدی کہلانے سے بڑا خطاب اور کیا ہو سکتا ہے''؟**

(انوار العلوم جلد 13 ص 512)

بارش تھم گئی

محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے لکھتے ہیں۔ 1909ء کے موسم برسات میں ایک دفعہ لگاتار آٹھ روز بارش ہوتی رہی جس سے قادیان کے بہت سے مکانات گر گئے حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے قادیان سے باہر نئی کوٹھی تعمیر کی تھی وہ بھی گر گئی۔ آٹھویں یا نویں دن حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ظہر کی نماز کے بعد فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں آپ سب لوگ آمین کہیں۔ دعا کے وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی۔ اس کے بعد بارش بند ہوگئی اور عصر کی نماز کے وقت آسمان بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ (رفقاء احمد جلد 8 ص 71)

(مرتبہ ملک صلاح الدین ایم۔اے)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

رمضان نیکیاں کمانے کا مہینہ

فضل احمد شاہد صاحب

ماہ رمضان بہت ہی برکتوں اور رحمتوں سے بھرا ہوا مہینہ ہے لیکن اس کی برکتوں سے ہم تب حصہ لے سکتے ہیں جب ہم تمام ذمہ داریوں کو احسن انداز میں ادا کریں۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود، مصلح موعود کے ارشادات کی روشنی میں رمضان کی ذمہ داریاں تحریر خدمت ہیں۔

روزے کی فرضیت

پہلی اور بڑی ضروری اور بنیادی بات یہ ہے کہ ہر بالغ فرد روزے رکھے۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے مومنو تم پر روزے فرض ہیں۔

(البقرہ آیت:184)

نیز فرمایا۔ جو کوئی تم میں سے اس ماہ کو دیکھے اسے چاہئے کہ وہ اس ماہ میں روزے رکھے (البقرہ آیت :186) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس شخص نے رمضان میں بغیر کسی عذر یا مرض کے ایک روزہ نہ رکھا وہ اگر اس کے بدلہ میں ساری عمر بھی روزے رکھے تب بھی اس ایک روزے کی قضا نہ ہوگی۔

(بخاری کتاب الصوم)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں ''رمضان المبارک کے روزوں کی اس قدر اہمیت ہے کہ ان کے بارہ میں قرآن کریم میں خاص طور پر احکام نازل کئے گئے ہیں۔ اور جس حکم کے بارہ میں قرآنی وحی نازل ہو اس کے متعلق ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ وہ کتنا اہم اور ضروری ہوگا۔'' (تفسیر کبیر جلد دوم ص394)

رمضان اور تقویٰ

رمضان کا مقصد تقویٰ قرار دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود کا یہ ارشاد قابل توجہ ہے فرماتے ہیں ''قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے وجہ یہ کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے۔'' (ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 ص 342)

حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں'' .... بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔'' فرمایا'' اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ وطہارت اختیار کرلے''

پھر فرمایا'' میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے .... جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہو سکتی۔

(ملفوظات جلد 1 ص200)

قرآن شریف کی تلاوت

قرآن شریف اور رمضان کا آپس میں گہرا تعلق اور ربط ہے۔ اسی طرح تقویٰ اور قرآن کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ پس رمضان میں ہمارا فرض ہے کہ ہم حضرت مصلح موعود کے اس ارشاد کی تعمیل کریں آپ نے فرمایا:

''رمضان کلام الٰہی کو یاد کرانے کا مہینہ ہے اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے فرمایا کہ اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت زیادہ کرنی چاہئے۔ اور اسی وجہ سے ہم بھی اس مہینہ میں درس قرآن کا انتظام کرتے ہیں۔ دوستوں کو چاہئے کہ اس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کیا کریں اور قرآن کریم کے معانی پر غور کیا کریں تا کہ ان کے اندر قربانی کی روح پیدا ہو''۔ (تفسیر کبیر جلد دوم ص393)

درس قرآن

رمضان کا مبارک مہینہ ہو۔ اس میں قرآن کا درس ہو۔ اور پھر امام جماعت کی زبان سے ہو۔ یہ کیسا پر بہار منظر ہے۔ احباب۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ اس بہار سے لطف اندوز ہوں۔

روزہ اور ارشادات نبویؐ

روزہ کی برکات سے حصہ لینے کے لئے ضروری ہے کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کی خاص پابندی کریں فرمایا۔

☆'' جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ بے ہودہ باتیں نہ کرے۔ نہ شور وشر کرے۔ اگر کوئی اسے گالی دے یا لڑائی کرے تو وہ جواب میں یہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں''۔ (بخاری کتاب الصوم)

☆'' جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں''۔

(بخاری کتاب الصوم)

☆'' سحری کھا کر روزہ رکھنا چاہئے۔ ورنہ ضرورت سے زیادہ کمزوری کی صورت میں انسان روزہ سے صحیح مستفید نہ ہو سکے گا۔ حضور فرماتے ہیں ''سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے''۔

(بخاری کتاب الصوم)

☆'' جب رات آجائے اور دن چلا جائے۔ سورج غروب ہو جائے تو روزہ افطار کر لیا کرو''۔ اسی طرح فرمایا'' روزہ افطار کرنے میں جب تک لوگ جلدی کرتے رہیں گے اس وقت تک خیر و برکت بھلائی اور بہتری حاصل کرتے رہیں گے''۔

(بخاری کتاب الصوم)

روزہ افطار کرانا

حضرت زید بن خالدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص روزہ افطار کرائے اسے روزہ رکھنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔ لیکن اس سے روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

(ترمذی)

رمضان اور دعا

رمضان کا قبولیت دعا کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ یہی وہ مہینہ ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بندوں کے قریب ہوں اور میرے بندے جب بھی مجھے پکاریں میں ان کی دعا قبول کرتا ہوں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''رمضان کے مہینہ میں وہ اسباب پیدا ہو جاتے ہیں جو دعا کی قبولیت کا باعث بن جاتے ہیں۔ اس مہینہ میں (۔) ایک بہت بڑی جماعت ایسی ہوتی ہے جو راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی ہے۔ پھر سحری کے لئے سب کو اٹھنا پڑتا ہے اور اس طرح ہر ایک کو کچھ نہ کچھ عبادت کا موقع مل جاتا ہے۔ اس وقت لاکھوں انسانوں کی دعائیں جب خدا تعالیٰ کے حضور پہنچتی ہیں تو خدا تعالیٰ ان کو رد نہیں کرتا بلکہ انہیں قبول فرماتا ہے۔ اس وقت مومنوں کی جماعت ایک کرب کی حالت میں ہوتی ہے پھر کس طرح ممکن ہے کہ ان کی دعا قبول نہ ہو''۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص409)

ان ارشادات کی روشنی میں ہر احمدی کو چاہئے پورے زور سے خدا تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹائے اور ہر لحہ دعاؤں سے بھر دے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرے۔

پرتکلف غذاؤں سے پرہیز

حضرت مصلح موعود حضرت مسیح موعود کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''آپ فرمایا کرتے تھے کہ بعض لوگوں کے لئے رمضان ایسا ہی ہوتا ہے جیسے گھوڑے کے لئے خوید۔ وہ ان دنوں خوب گھی۔ مٹھائیاں اور مرغن اغذیہ کھاتے ہیں اور اس طرح موٹے ہو کر نکلتے ہیں جس طرح خوید کے بعد گھوڑا۔ یہ چیز بھی رمضان کی برکت کو کم کرنے والی ہے۔ اسی طرح افطاری میں تنوع اور سحری میں تکلفات بھی نہیں ہونے چاہئیں اور یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ سارا دن بھوکے رہے ہیں اب پُرخوری کر لیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ افطاری کے لئے کوئی تکلفات نہ کرتے تھے۔ کوئی کھجور سے کوئی نمک سے بعض پانی سے اور بعض روٹی سے افطار کر لیتے تھے ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ ہم اس طریق کو پھر جاری کریں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے نمونہ کو زندہ کریں۔'' (تفسیر کبیر جلد دوم ص396)

ذکر الٰہی۔ تسبیح۔ تحمید

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں'' ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کے لئے تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح و تہلیل میں لگے رہیں۔ جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے''۔

(تفسیر سورہ بقرہ حضرت مسیح موعود جلد اول ص259)

روزوں کے معاملہ میں اعتدال

روزوں کے بارہ میں یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ بیمار اور مسافر اور نابالغ پر روزے فرض نہیں مگر بچوں کو روزہ کی مشق کرائی جائے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ شریعت نے چھوٹی عمر کے بچوں کو روزہ رکھنے سے منع کیا ہے لیکن بلوغت کے قریب انہیں کچھ روزے رکھنے کی مشق ضرور کرانی چاہئے۔ مجھے جہاں تک یاد ہے حضرت مسیح موعود نے مجھے پہلا روزہ رکھنے کی اجازت بارہ یا تیرہ سال کی عمر میں دی تھی۔ لیکن بعض بے وقوف چھ سات سال کے بچوں سے روزے رکھواتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس کا ثواب ہوگا یہ ثواب کا کام نہیں بلکہ ظلم ہے کیونکہ یہ عمر نشوونما کی ہوتی ہے۔ ہاں ایک عمر وہ ہوتی ہے کہ بلوغت کے دن قریب ہوتے ہیں اور روزہ فرض ہونے والا ہی ہوتا ہے اس وقت ان کو روزہ کی ضرور مشق کرانی چاہئے''۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص385)

صدقات

احادیث سے ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں تیز چلنے والی آندھی کی طرح صدقات دیا کرتے تھے پس ہمیں بھی اس طرف رمضان میں خصوصی توجہ دینی چاہئے خدا کرے کہ ہم رمضان کے تمام تقاضوں کو نبھا کر خدا تعالیٰ کے عظیم فضلوں کے وارث ٹھہریں۔ اور خود بھی جاگیں کمزوروں کو اور بچوں کو بھی رمضان کی نیکیوں میں بھرپور رنگ میں شامل کریں۔

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

مکرم مظفر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ

زندگی کے چند نمایاں پہلو

بھائی مظفر صاحب کے ساتھ جب ہم مل کر بیٹھتے تھے تو بڑا مزا آتا تھا۔ بڑا ہی بے ضرر اور بے نفس وجود تھا۔ کبر و نخوت کبھی بھی آپ میں نظر نہ آئی بچوں کی طبعی باتوں اور انداز سے بہت لطف اندوز ہوتے تھے۔ محفل لگتی تو آپ بعض بچوں کی باتوں کا بطور خاص ذکر کرتے۔ بچپن سے لے کر وفات تک یہ بات بڑی نمایاں رہی کہ آپ کی کسی سے لڑائی جھگڑے کی بات نہیں سنی۔ جلد بازی آپ کی طبیعت میں نہیں تھی۔ بڑے نارمل انداز میں ہر کام کرتے تھے۔ اپنے کام خود کر لیتے تھے۔ مثلاً کپڑے دھو لئے، استری کر لئے، جوتی کو پالش کر لی۔ بیوی بچوں کو ان کاموں کے پابند نہیں کرتے تھے۔

بیوی بچوں سے بھی آپ کا تعلق بڑا دوستانہ اور بے تکلفی کا تھا۔ میاں بیوی کی باہم بڑی موافقت تھی۔ کبھی ناچاکی پیدا نہیں ہوئی۔ غیر از جماعت رشتہ داروں سے بھی تعلق کو قائم رکھتے تھے۔

آپ کی اہلیہ کے ننھیال سب غیر احمدی ہیں لیکن آپ نے ان سے اپنا تعلق بنا کر رکھا۔ چنانچہ آپ کی وفات پر اظہار افسوس اور تعزیت کے لئے یہ سب لوگ چونڈہ ہمارے گھر تشریف لائے۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے ہم نے آپ کو کسی کی برائی کرتے نہیں سنا اکثر اچھی گفتگو کرتے تھے اور دینی رنگ آپ کی گفتگو میں نمایاں ہوتا تھا۔

نظام سلسلہ کا بے حد احترام آپ کے دل میں تھا۔ تحفہ تحائف دینا بھی آپ کو بہت پسند تھا۔ کوئی اچھی چیز آپ کے پاس ہوتی تو ہم بھائی بہنوں میں سے کسی کو دے دیتے یا ہمارے بچوں کے لئے بھجوا دیتے۔

خاکسار کو اکثر پیسے بھی اور دیگر چیزیں بھی بھجواتے رہتے تھے۔ خاکسار کا جب کوئی بچہ چونڈہ جاتا تو اس کا بہت خیال رکھتے۔ بڑی محبت سے پیش آتے اور جب بچہ واپس آنے لگتا تو اس کو پیسے اور ساتھ کوئی نہ کوئی چیز خرید کر لے دیتے۔

بڑے بھائی ناصر احمد صاحب جو لمبے عرصہ سے بیوی بچوں سمیت آپ کے ساتھ رہ رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ''میں بسلسلہ ملازمت گھر سے زیادہ باہر رہا۔ لیکن آپ نے میری بیوی بچوں سے ایسا حسن سلوک کیا کہ ان کو میری کمی کا احساس نہ ہونے دیا۔ آپ اپنے پاس سے زیادہ تر گھر میں خرچ کرتے۔ میرے بچوں کی ضروریات کا بھی خیال رکھتے تھے۔ اور میرے بیوی بچوں نے آپ کے متعلق مجھ سے کبھی کوئی شکوہ شکایت نہیں کی تھی'' سفر سے آتے ہی نہا دھو کر پہلے وہ نماز ادا کرتے جو سفر کی وجہ سے رہ گئی ہوتی۔

نوافل پڑھنے کی بھی عادت تھی۔ کچھ نہ کچھ نوافل روزانہ پڑھ لیتے تھے۔ اپنی وفات سے پہلے باوجود بیمار ہونے کے بیت الذکر میں نماز باجماعت ادا کرنے چلے جاتے جب کہ ڈاکٹری ہدایت یہی تھی کہ آپ زیادہ نہ چلا کریں بلکہ زیادہ سے زیادہ آرام کریں۔

اپنے مسائل کے حل کیلئے خدا تعالیٰ سے دعا کرتے اور اسی پر توکل کرتے تھے۔ کئی دفعہ آپ نے مجھے بتایا کہ جب کبھی مجھے کوئی اچانک ضرورت پیش آتی ہے تو میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ اور کسی دینی کام میں لگ جاتا ہوں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے فوری طور پر ایسے سامان پیدا فرما دیتا ہے کہ ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔

خاکسار اگرچہ آپ کی بڑی عزت کرتا تھا۔ لیکن ایک واقف زندگی اور مربی سلسلہ ہونے کی وجہ سے آپ میرا بھی بہت احترام کرتے تھے۔ اگر میں کسی امر میں کوئی مشورہ دیتا تو اسے اہمیت دیتے۔ میرے بچوں سے بھی محبت سے پیش آتے۔ خاکسار کی فیلڈ میں جہاں بھی تقرری ہوتی آپ وہاں ضرور میرے پاس ملنے آ جاتے تھے۔

نکیال ضلع میرپور آزاد کشمیر میں خاکسار کی تعیناتی ہوئی تو وہاں بھی آئے اور کچھ دن رہے۔ پھر شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین آیا تو وہاں بھی ملنے آئے۔ بھائی بہنوں کے لئے آپ کے دل میں بڑا انس تھا۔

1992ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہوئے پھر 1993ء میں دوبارہ اپنے دونوں بچوں کو ساتھ لے کر گئے اور وہاں خوب دعائیں کرتے تھے۔ بچوں کو مقدس مقامات سے متعارف کراتے رہے۔ خاکسار بھی اس سال خدا تعالیٰ کے فضل سے گیا ہوا تھا۔ قادیان میں موجود باجوہ برادری کے اہم سکھ افراد سے آپ نے پہلے سال ہی تعارف حاصل کر لیا۔ ایک فیملی قادیان میں ایسی بھی تھی جو چونڈہ سے ہجرت کر کے گئی ہوئی تھی۔ آپ نے مجھے بھی 1993ء میں ان سب سے ملوایا۔ سبھی لوگ ہم سے بڑی عزت سے پیش آئے اور بعض کے ساتھ ہم نے تصاویر بھی بنوائیں۔

آپ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے والدین کی بھی خوب خدمت کا موقعہ ملا۔ ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے رہے۔

والدین کو آپ سے کبھی شکایت پیدا نہ ہوئی۔ والدہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ 25 ستمبر 1979ء کو فوت ہوئیں آپ اس وقت لاہور میں لاء کر رہے تھے آپ جب بھی آتے ان کی خدمت کرتے۔ والد محترم چوہدری شہباز خاں صاحب باجوہ 19 راگست 1994ء کو فوت ہوئے اور زیادہ تر آپ مظفر صاحب ہی کے پاس رہے اور مظفر صاحب آخری وقت تک والد صاحب کی دیکھ بھال اور خدمت کرتے رہے۔

مظفر صاحب نے اپنی والدہ کی وفات کے بعد ایک خواب میں دیکھا تھا کہ والدہ صاحبہ آپ سے بڑی محبت سے ملتی اور گلے لگا کر آپ کو پیار کرتی ہیں۔ والدین کی روحیں بھی آپ سے خوش ہی رہیں۔ آپ اپنے دادا جان حضرت چوہدری محمد علی صاحب پٹواری رفیق حضرت مسیح موعود کے نقش قدم پر چلے۔

محترم مظفر صاحب کو تقریباً پانچ چھ سال ان کی صحبت نصیب ہوئی ان سے دین کی باتیں سیکھیں اور کچھ قرآن کریم بھی پڑھا اور ان کے ساتھ دینی اور جماعتی پروگراموں میں شامل ہوتے رہے۔

پودوں اور پھولوں سے آپ کو بہت پیار تھا۔ اپنے گھر میں بھی آپ نے بعض بیلیں اور پودے گملوں میں لگا کر رکھے ہوئے تھے۔

اور باہر حویلی میں بھی اچھی پھولدار بیلوں اور پودوں سے ڈیرے کو سجایا ہوا تھا۔ خود نگرانی کرتے اور پودوں کو پانی دیتے۔ حویلی کے صحن میں چھوٹے چھوٹے خوبصورت گراسی پلاٹ بیٹھنے کے لئے بنائے ہوئے تھے۔ کسی بھی اچھی بیل یا پودے کا سنتے تو خود یا واقف کار کو لانے کا کہہ دیتے۔ اسی طرح احمدیہ قبرستان چونڈہ میں بھی آپ نے اس حوالہ سے کافی کام کرایا تھا۔

مہمان نوازی

آپ بہت مہمان نواز تھے۔ آپ کی اہلیہ نے اس سلسلہ میں آپ کا بہت ساتھ دیا۔ مہمانوں کے لئے آپ نے گھر میں بھی ایک کمرہ علیحدہ بنوایا ہوا تھا۔ اور حویلی میں بھی ایک کمرہ تیار کروایا تھا۔ مہمانوں کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر کے خوش ہوتے اور خصوصاً مرکز سلسلہ سے آنے والے مہمانوں کی خدمت کر کے آپ کو بہت خوشی ہوتی۔ اور مہمان بھی اکثر خاکسار سے آپ کی مہمان نوازی کا تذکرہ کرتے۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے مجھے بتایا کہ ''میں چونڈہ گیا تھا۔ آپ کے گھر بھی گیا تھا اور آپ کے بھائی مظفر صاحب نے ہماری دعوت کی تھی'' ان سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے''۔

مکرم عبدالستار صاحب مربی سلسلہ نے بتایا کہ ''مجھے بھی آپ کی مہمان نوازی سے لطف اندوز ہونے کا موقعہ ملا۔ آپ اکثر مہمانوں کے سامنے کھانا رکھ کر خود اندر چلے جاتے تھے تاکہ مہمان بے تکلفی سے کھانا کھائیں۔ جب چائے آتی تو ساتھ شامل ہو جاتے اور ساتھ جماعتی امور پر اس دوران بات چیت کر لیتے''

ہمارے دادا جان کے زمانے میں ان کی بیٹھک مہمان نوازی کے لئے مشہور تھی۔ اور ان کے بعد برادرم مظفر صاحب نے ان کی اس نیکی کو بطریق احسن زندہ رکھنے کی کوشش کی۔

نیک یادیں

آپ کے بارے میں اپنوں اور بیگانوں کے وہ تاثرات جو ہم نے بالواسطہ یا بلاواسطہ سنے ان کا ذکر بھی یہاں کرنا مناسب ہوگا۔

چونڈہ کے ایک احمدی دوست مکرم منظور احمد باجوہ صاحب نے بتایا کہ ''مجھے وچھوکی سیداں کا ایک سیاسی پس منظر رکھنے والا شخص ملا اور اظہار افسوس کرتے ہوئے کہنے لگا اگر مظفر باجوہ قادیانی نہ ہوتے تو یہ اس علاقہ کے ایم پی اے ہوتے۔ لوگ ان کا بہت احترام کرتے تھے اور وہ ایک نافع الناس وجود تھے''۔

بھائی ناصر احمد صاحب نے بتایا کہ چونڈہ کی بٹ برادری کے ایک غیر از جماعت ریٹائرڈ صوبیدار ہیں انہوں نے مجھے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ ''میرا مظفر صاحب سے خود تو اتنا واسطہ نہیں پڑا لیکن لوگوں سے آپ کے متعلق جس طرح کے خیالات سنے ہیں ان سے تو ایسے لگتا ہے جیسے مظفر صاحب ولی اللہ تھے''۔ بعض نے کہا ان کی وفات ایک معاشرتی سانحہ ہے۔ سلسلہ عالیہ کے مربیان کرام تو آپ کو ایک ہیرا قرار دیتے تھے۔

مکرم انور احمد مبشر صاحب صدر جماعت مرل ضلع سیالکوٹ نے تحریری طور پر لکھا کہ ''مکرم و محترم مظفر احمد باجوہ صاحب امیر حلقہ نہایت ہی نیک انسان اور مخلص احمدی تھے۔ خدا کے فضل سے آپ نے اپنے حلقہ میں بھی بہت کام کیا۔ دعوت الی اللہ اور جماعتی کاموں میں بہت دلچسپی لیتے تھے۔ نہایت ایمانداری سے آپ نے وکالت کی۔ بار کے وکلاء آپ کا بہت احترام کرتے تھے۔ مجھے کئی دفعہ آپ سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ آپ کو بہت شریف انسان پایا''۔

مکرم ذوالفقار احمد چوہان صاحب ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ چونڈہ نے اپنے خط میں لکھا کہ ''میں نے 1985ء سے آپ کے ساتھ دینی کاموں میں حصہ لینا شروع کیا۔ آپ اس وقت قائد مجلس تھے۔ میں نے آپ کو کم گو، متحمل مزاج، خوش لباس اور خوش اخلاق پایا۔ دینی کاموں میں سستی نہیں کرتے تھے۔ دل کے صاف، کسی سے کوئی بغض نہیں سب سے یکساں سلوک اور طبیعت میں سادگی تھی۔

1994ء کی بات ہے۔ بیت الذکر سیالکوٹ میں میٹنگ تھی۔ اس کے بعد کھانا شروع ہوا۔ آپ کہیں اٹھ کر گئے تھے واپس آئے تو میرے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانا شروع کر دیا۔ اور بڑی بے تکلفی سے کھانا کھاتے رہے اور خاکسار کے ساتھ باتیں کرتے رہے جب کہ نہ برتنوں کی کمی تھی اور نہ کھانے کی یہ ان کی

باقی صفحہ 6 پر

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

دورِ جدید کے تباہ کن روایتی ہتھیار

میزائل کی مختلف اقسام اور ان کا گائیڈنگ سسٹم

خداتعالیٰ نے اس کائنات کی تخلیق کے اندر ایسے ایسے قوانین قدرت پیدا فرما دیئے ہیں کہ ایک چھوٹے سے قانون کی دریافت کے نتیجہ میں اسے پوری طرح سمجھ لینے کے بعد اس کو عمل میں لا کر ایسی ایسی عظیم قوت کے کام اس سے لئے جا سکتے ہیں کہ الامان والحفیظ۔ آج کی ترقی یافتہ طاقتور اقوام اور پسماندہ کمزور اقوام میں بنیادی فرق یہی قوانین قدرت پر دسترس حاصل کرنے کا فرق ہے۔ اور اسی کی طرف قرآن کریم میں خداتعالیٰ نے ہمیں یہ کہہ کر توجہ دلائی ہے کہ زمین و آسمان کی پیدائش (اور اس میں جلوہ فرما قوانین) پر غور کرو یعنی زیادہ سے زیادہ سائنسی علوم میں ترقی کرنے کی کوشش کرتے چلے جاؤ۔ امریکہ کے تمام دنیا پر فوقیت حاصل کر لینے اور سپر پاور کہلانے کا راز صرف اور صرف یہی ہے کہ اس نے قوانین قدرت پر ریسرچ کر کر کے ایسے ایسے راز دریافت کئے ہیں اور اس کے نتیجہ میں اس قدر ترقی حاصل کر لی ہے کہ باقی تمام دنیا اس کے عشر عشیر کو بھی نہیں پہنچتی۔

بم اور میزائل

روایتی بم میں استعمال ہونے والا بارود TNT کہلاتا ہے۔ آج سے آٹھ سو سال قبل سب سے پہلے اس کا استعمال چین میں شروع ہوا تھا جہاں اس کو پٹاخے اور آتشبازی کا سامان بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا جو خاص خاص مواقع پر جشن منانے کے لئے بطور پھلجھڑی کے استعمال ہوتے تھے۔ ان لوگوں کو اس کے تباہ کن استعمال کا علم نہ تھا کہ اسی پٹاخے کے اندر اگر دھاتی نوکیلی شکلوں والے ٹکڑے بھر دیئے جائیں تو وہ جب پھٹے گا تو اس کے پریشر کے نتیجہ میں تیزی کے ساتھ اڑیں گے اور جس چیز سے ٹکرائیں گے اسے شدید نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ چنانچہ اس دریافت کے نتیجہ میں بندوق۔ پستول کی گولیاں۔ کارتوس۔ بم اور راکٹ بنائے گئے جو اپنے سائز اور اس میں موجود بارود کی مقدار کے تناسب سے قوت فراہم کرتے ہیں۔ اسی بارود کو زیادہ مقدار میں ایک جگہ میں بھر کر چلانے کے نتیجہ میں جو بے انتہا طاقت پیدا ہوتی ہے اس سے پہاڑوں کو توڑنے۔ عمارات اور پلوں کو اڑانے اور مختلف سائز کے راکٹ فضا میں بلند کرنے کا کام لیا جاتا ہے۔ یہاں بم یا کارتوس یا گولی کی طرح بارود کے دھماکے کے نتیجہ میں اڑنے والے ٹھوس ٹکڑے عمل نہیں کرتے بلکہ بارود پھٹنے سے جو یکلخت ہوا کا بے اندازہ پریشر پیدا ہوتا ہے وہ خود تباہ کن ثابت ہوتا ہے اور بڑی بڑی عمارات کو منہدم کر سکتا ہے۔ بم بنیادی طور پر سائز کے لحاظ سے چھوٹا یا بڑا مختلف شکلوں کا وہ گولہ ہے جو کسی جگہ پر جب گرایا جاتا ہے تو دھماکہ سے پیدا ہونے والے پریشر کے نتیجہ میں تباہی لاتا ہے۔ جتنی بڑی اور مضبوط بلڈنگ کو تباہ کرنا مقصود ہو تو اتنا ہی زیادہ بڑے سائز کا اور زیادہ مقدار میں بارود رکھنے والا بم استعمال کیا جائے گا۔ چنانچہ چند اونس وزن کے کھلونا بم جو اکا دکا انسان کو مارنے کے لئے استعمال ہوتا ہے سے لیکر ٹینکوں کو اڑانے والی بھاری بھرکم بارودی سرنگ اور کئی کئی منزلہ عمارات کی سب سے نچلی منزل تک بلکہ اس سے بھی نیچے واقعہ تہ خانے تک اور دس دس فٹ موٹی کنکریٹ اور سریا سے بنی ہوئی چھت کے بنکرز کو توڑ کر اندر تباہی مچانے والے سینکڑوں من وزنی بموں تک بنائے جاتے ہیں۔ عام طور پر کسی مقررہ ساکن جگہ پر نسبتاً قریب کے فاصلہ سے حملہ کرنے کے لئے بم استعمال کئے جاتے ہیں جیسے ٹینکوں۔ توپوں اور جہازوں سے بمباری کرنے کے لئے دو فوجوں کے آمنے سامنے ہونے کی صورت میں یا اپنی آگے بڑھتی ہوئی فوج کو فضائی Cover مہیا کرنے کے لئے یا شہروں اور فوجی تنصیبات کو عمومی طور پر نشانہ بنانے کے لئے بم ہی استعمال کئے جاتے ہیں لیکن جہاں کسی مخصوص ہدف کو نشانہ بنانا مقصود ہو وہاں میزائل استعمال کیا جاتا ہے جو اپنے اندر تباہ کن بارود رکھنے کے ساتھ گائیڈنگ سسٹم بھی رکھتا ہے جو اس کو مخصوص ہدف تک ٹھیک ٹھیک نشانہ پر لے جاتا ہے اور اس وجہ سے یہ بم کی نسبت بہت زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔ حال ہی میں امریکہ نے عراق پر جو کروز میزائل ہزاروں کی تعداد میں استعمال کئے ہیں ان میں سے ایک ایک میزائل کی لاگت دس لاکھ امریکی ڈالر تھی یعنی پانچ کروڑ روپے! فضا میں اڑنے والے جہاز۔ سمندر کے پانیوں پر موجود بڑے بڑے جنگی جہاز۔ نیچے پانی کی گہرائیوں میں تیرنے والی آبدوزیں۔ دور فاصلہ پر واقع اہم عمارات یا فوجی اہمیت کی تنصیبات۔ حتیٰ کہ دشمن کی طرف سے داغا گیا کوئی میزائل تک ان گائیڈڈ میزائلوں کی زد سے باہر نہیں ہے۔ ان تمام بموں اور میزائلوں کو روایتی ہتھیاروں میں شامل کیا جاتا ہے اور ان میں استعمال ہونے والے بارود سے تباہی وارد کرنے کو بالکل جائز اور قانونی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے اسلحہ کو غیر روایتی تصور کیا جاتا ہے جس کو استعمال کرنے کی عالمی معاہدہ کے ذریعہ سے ممانعت کی گئی ہے۔ اس میں ایٹمی ہتھیار۔ کیمیاوی ہتھیار اور جراثیمی ہتھیار شامل ہیں۔ انہی ہتھیاروں کی موجودگی کا بہانہ بنا کر امریکہ نے عراق پر حملہ کیا تھا اگرچہ ابھی تک یہ ہتھیار وہاں مل نہیں سکے ہیں۔

بیلسٹک میزائل

بیلسٹک کا لغوی معنی ہے ہوا میں اڑنے والی اشیاء کے راستہ کے بارہ میں تحقیق۔ مثلاً اگر ہم کوئی گیند زور سے دور پھینکیں تو وہ سیدھا ہوا میں سفر نہیں کرے گا بلکہ ایک کمان کی شکل میں پہلے اوپر کی طرف اٹھے گا اور پھر زور کم ہونے کے ساتھ ساتھ نیچے زمین کی طرف آئے گا۔ بندوق میں سے نکلی ہوئی گولی۔ توپ میں سے داغا گیا بم یا ہوا میں بلند ہونے والا میزائل سب اسی اصول پر سفر کرتے ہیں۔ جتنی طاقت سے کوئی چیز سفر کرے گی اور جتنی دور تک جائے گی اسی حساب سے اس کی کمان زیادہ بلند بنے گی۔ پھر اس کے راستہ میں موجود ہوا۔ زمین کی کشش۔ اس چیز کا وزن اور شکل۔ چلنے والی ہوا کا رخ وغیرہ وغیرہ بہت سی چیزیں اس اڑنے والی چیز کی سمت اور فاصلہ پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ جس طرح جب ہم بندوق سے فائر کرتے ہیں تو جس قدر ہمارا ٹارگٹ دور ہوگا اسی نسبت سے ہمیں نشانہ کچھ اونچا لینا پڑے گا۔ اور گولی کی نوکدار یا گول شکل اس کی اڑان میں فرق پیدا کرے گی تو ان سب چیزوں کا بے شمار تجربات کے ساتھ ساتھ مطالعہ کر کے نتائج اخذ کرنے کی سائنس کو بیلسٹک کہا جاتا ہے۔ تو بیلسٹک میزائل وہ ہیں جن کے دو سٹیج ہوتے ہیں۔ پہلے سٹیج میں وہ باقاعدہ کسی راکٹ یا جیٹ انجن کے زور سے چلتے اور سفر کرتے ہیں اور اپنے اندر نصب کردہ کمپیوٹر یا دیگر گائیڈنگ سسٹم کے تحت مقررہ راستہ پر چلتے ہوئے اپنے متعین فاصلہ اور بلندی تک پہنچ جانے کے بعد ان کا انجن خود بخود بند ہو جاتا ہے اور کسی پھینکے ہوئے گیند کی طرح وہ اپنا زور ختم ہو جانے کے نتیجہ میں زمین پر گرتے ہیں۔ بیلسٹک کے قوانین کے مطالعہ نے سائنسدانوں کو یہ صلاحیت عطا کر دی ہے کہ وہ صحیح صحیح اندازہ لگا لیں کہ اتنی بلندی تک اس رفتار سے پہنچ جانے کے بعد یہ وہاں سے کتنی دور کس مقام پر گرے گا۔ یہ میزائل عام طور پر دور لمبے فاصلوں پر مار کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ جس کے لئے ان میں لگے ہوئے راکٹ یا جیٹ انجن میں استعمال ہونے والی ایندھن کی کافی مقدار ہوتی ہے۔ پھر ان میں نصب شدہ کمپیوٹر یا دیگر گائیڈنگ سسٹم۔ انجن کا وزن۔ اس کا اپنا ٹیوب کا وزن یہ سب چیزیں مل کر اس کو پورا ایک جہاز بنا دیتی ہیں۔ اس کو گائیڈ کرنے کے لئے جہاز کی طرح چھوٹے سائز کے پر بھی لگے ہوتے ہیں اس لئے یہ ایک انتہائی مہنگا میزائل ہوتا ہے۔ اندازہ کریں کہ بین البراعظمی بیلسٹک میزائل 60 فٹ لمبا ہوتا ہے۔ یہ ہوا میں سات سو میل کی اونچائی کی کمان بنانے کے بعد نیچے آتا ہے اور آٹھ ہزار میل کے فاصلہ پر اپنے ہدف کو ٹھیک ٹھیک نشانہ بنا سکتا ہے۔ فاصلوں کی لمبائی کے تناسب سے یہ میزائل اس سے کہیں چھوٹے بھی ہوتے ہیں۔ غرض جتنے لمبے رینج کا میزائل ہوگا اسی قدر اس کا سائز اور وزن زیادہ ہوگا۔ اب چونکہ یہ میزائل انتہائی مہنگا ہوتا ہے اس لئے اس کو فیصلہ کن ہتھیار کے طور پر ہی استعمال کیا جاتا ہے یعنی ایٹمی اسلحہ لے جانے کے لئے۔ اس لئے اس کو سٹریٹیجک ہتھیار کا نام دیا گیا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ابھی تک اس میزائل کو استعمال کرنے کی نوبت نہیں آئی۔ اور اللہ کرے آئندہ بھی نہ آئے۔

جیٹ اور راکٹ انجن

سٹریٹیجک ہتھیار چونکہ عام طور پر لمبے فاصلوں پر مار کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں اس لئے ان کو بیلسٹک میزائل کے ذریعہ داغا جاتا ہے جو سب سے زیادہ وزنی اور سائز میں سب سے بڑے میزائل ہیں۔ جنگ عظیم دوم میں جو ہیروشیما پر ایٹم بم اور اس کے چھ دن بعد ناگاساکی پر پلوٹونیم بم گرائے گئے تھے انہوں نے جاپان کی کمر توڑ کر رکھ دی تھی اور اس کے ہتھیار ڈال دینے کے ساتھ ہی جنگ ختم ہوگئی تھی۔ تو اس طرح ان دو بموں نے سٹریٹیجک ہتھیار کا کام کیا تھا۔ اگرچہ انہیں کسی میزائل کے ذریعہ نہیں داغا گیا تھا بلکہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ گرایا گیا تھا۔ لیکن جدید ترقی یافتہ دور میں یہ ممکن ہوگیا ہے کہ کئی ہزار میل کا سفر کر کے ہوائی جہاز کے وہاں پہنچ کر کارروائی کرنے کی بجائے اپنے گھر بیٹھے بیٹھے گائیڈڈ میزائل کے ذریعہ سے بم گرا دیا جائے۔ جیٹ اور راکٹ انجنوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ جیٹ انجن کے اندر ایندھن تو موجود ہوتا ہے چاہے ٹھوس شکل میں ہو اور چاہے مائع شکل میں لیکن اس ایندھن کو جلانے کے لئے درکار آکسیجن باہر کی ہوا میں سے حاصل کی جاتی ہے جبکہ راکٹ انجن میں آکسیجن خود اس کے اندر پیدا کر کے اسے استعمال کیا جاتا ہے تو اس طرح جیٹ انجن سے چلنے والے میزائل زیادہ بلندی پر نہیں جا سکتے کیونکہ چند میل کی اونچائی کے بعد ہوا اس قدر لطیف ہو جاتی ہے کہ وہ انجن میں کام نہیں آ سکتی۔ جبکہ راکٹ انجن خود اپنے اندر آکسیجن پیدا کرنے کی وجہ سے زیادہ سے زیادہ بلندی تک پرواز کر سکتا ہے۔ یہاں تک کہ خلائی جہازوں کو لاکھوں میل کی بلندی تک

لے جانے کے لئے یہی راکٹ انجن ہی استعمال کئے جاتے ہیں۔ تو بیلسٹک میزائل وہ میزائل ہیں جن میں راکٹ انجن استعمال ہوتے ہیں۔ جو سینکڑوں میل کی بلندی تک سفر کرنے کے بعد ہزاروں میل کے فاصلہ تک مار کر سکتے ہیں۔ جن کے دو سٹیج ہوتے ہیں۔ پہلے سٹیج میں ان کا راکٹ انجن کام کرتا ہے اور گائیڈنگ سسٹم انہیں مقررہ رفتار اور بلندی اور سمت میں پہنچا دینے کے بعد انجن بند ہو جاتا ہے اور وہ کسی بم کی طرح گلائیڈ کرتے ہوئے مقررہ ہدف پر جا گرتے ہیں۔ اور انہیں فیصلہ کن ہتھیار کے طور پر ایٹمی اسلحہ لے جانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

کروز میزائل

کروز میزائل اس قسم کے بہت سے میزائلوں میں سے ایک ہے جو بیلسٹک نہیں ہوتے یعنی ان کے اندر نصب انجن راستہ میں بند نہیں ہوتا بلکہ ایک ہی سٹیج کے میزائل کے طور پر انجن ان کو اپنے ہدف تک لے کر جاتا ہے۔ یہ سائز میں چونکہ بیلسٹک میزائل سے بہت چھوٹے اور وزن میں کم ہوتے ہیں اس لئے دو سٹیجز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور چونکہ یہ سارا راستہ انجن کی مدد سے چلتے ہیں اس لئے ان کو کسی گیند یا گولی کی طرح کمان بنانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لہٰذا یہ بہت نیچی پرواز کر کے اپنے ہدف تک پہنچ سکتے ہیں اتنی نیچی پرواز کہ ریڈار ان کو دیکھ نہیں سکتا۔ لہٰذا کروز میزائل کو دیگر بموں کی طرح روایتی اسلحہ سے حملہ کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے لیکن اپنے اندر گائیڈنگ سسٹم رکھنے کی وجہ سے یہ ٹھیک ٹھیک اپنے اہداف کو نشانہ بنا سکتے ہیں۔ چنانچہ کسی علاقہ پر عمومی بمباری کرنے کے لئے جہاں ہوائی جہاز۔ توپیں اور ٹینک استعمال کئے جاتے ہیں وہاں کسی ہوائی جہاز۔ چلتے ہوئے دیگر ہدف مثلاً بحری جہاز۔ آبدوز۔ ٹینک یا کسی مقررہ خاص ہدف کو ٹھیک ٹھیک نشانہ بنانے کے لئے کروز میزائل استعمال کئے جاتے ہیں اور یہ کام بمباری کے ذریعہ سرانجام دینا ممکن نہیں ہوتا۔ اب چونکہ کروز میزائل محدود پیمانہ پر تباہی کرنے کے لئے روایتی بارود استعمال کرتے ہیں جو عام روایتی بم کا ہی مترادف ہے اس لئے انہیں سٹریٹیجک اسلحہ میں شمار نہیں کیا جاتا بلکہ انہیں Tactical اسلحہ کا نام دیا گیا ہے۔ البتہ بموں کی طرح یہ سائز میں چھوٹے اور بڑے ہو سکتے ہیں۔ جتنی زیادہ طاقت سے حملہ کرنے کا مقصد ہو گا اتنا ہی اس میزائل کا سائز بڑا ہو گا۔ یہ بیلسٹک میزائل کی نسبت بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ تاہم اس میں ایٹمی اسلحہ استعمال کر کے اسے سٹریٹیجک بھی بنایا جا سکتا ہے۔

کلسٹر بم اور MIRV

کلسٹر بم وہ بم ہیں جن کے اندر محض دھاتی ٹکڑوں کو تباہی لانے کے لئے زور سے اڑنے کے لئے استعمال کرنے کی بجائے چھوٹے چھوٹے بموں کے جھنڈ جمع کر دئے جاتے ہیں اور جب وہ بم پھٹتا ہے تو ان گنت چھوٹے چھوٹے بم اس میں سے نکل کر جہاں جہاں گرتے ہیں وہاں پھٹ کر علیحدہ علیحدہ بم کے طور پر تباہی لاتے ہیں۔ اس طرح بیلسٹک میزائل کی ایک ایڈوانس قسم MIRV کہلاتی ہے جو Multiple Independently Targetable Re-entry vehicle. کا مخفف ہے۔ اس میں نصب شدہ ایٹمی ہتھیار میزائل کے دشمن کے ٹارگٹ پر پہنچنے کے بعد جب نیچے کی طرف آنا شروع ہوتا ہے تو بلندی پر ہی وہ ایٹم بم پھٹ جاتا ہے اور اس میں سے کئی ایٹم بم نکل کر علیحدہ علیحدہ سمتوں کا رخ کرتے ہیں اور اس طرح ایک میزائل کئی ایٹم بم مختلف جگہوں پر گرانے کا کام سرانجام دے سکتا ہے۔

گائیڈنگ سسٹم

ان گائیڈڈ بیلسٹک اور کروز میزائلوں کو ٹھیک ٹھیک نشانہ پر پہنچانے کے لئے چار مختلف اقسام کا گائیڈنگ سسٹم استعمال کیا جاتا ہے جس کی تفصیل کچھ یوں ہے: **Preset گائیڈنگ سسٹم**۔ اس سسٹم میں میزائل کے لئے ہدف تک پہنچنے کا راستہ رفتار اور بلندی وغیرہ سب کچھ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت ایک مقناطیسی ٹیپ میں فیڈ کر دیا جاتا ہے۔ اس پروگرام کے مطابق پرواز کرتے ہوئے اس میزائل کا ہدف تک جا پہنچنا یقینی ہوتا ہے۔ لیکن راستہ میں ہوا کی سپیڈ اور رخ یا دیگر کسی وجہ سے اگر میزائل اپنے مقررہ راستہ سے ادھر ادھر ہونے لگے تو اس کے اندر نصب شدہ کمپیوٹر اس کی رفتار کا جائزہ لے کر ضروری تبدیلی کے احکام جاری کرتا ہے اور میزائل کا رخ اس کے مطابق تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ میزائل کے پورے راستہ میں وہ ٹیپ چلتی رہتی ہے اور کمپیوٹر اس میں کندہ ہدایات کے مطابق میزائل کی رفتار میں کمی بیشی کرتا اور انجن کو آف آن کرتا چلا جاتا ہے تا آنکہ وہ ٹھیک اپنے ہدف پر جا پہنچتا ہے۔

Command گائیڈنگ سسٹم۔ اس میں میزائل کو داغنے کے بعد زمین پر موجود عملہ اس کی اڑان کو کنٹرول کرتا ہے۔ اس قسم کے میزائل کے ساتھ لمبے لمبے تار لٹک رہے ہوتے ہیں جن کے ذریعہ بجلی کے سگنلز کی صورت میں احکامات میزائل تک پہنچائے جاتے ہیں۔ اور اس کا کمپیوٹر ان کے مطابق میزائل کو صحیح راستہ پر لے کر چلتا ہے۔ بعض میزائلوں میں ان تاروں کی بجائے ریڈار یا ریڈیو کے پیغامات والی لہریں میزائل کو بھیجی جاتی ہیں یا لیزر کی شعاع ارسال کی جاتی ہے اور ان کی راہنمائی میں کمپیوٹر میزائل کو صحیح راستہ پر لے کر چلتا ہے۔

Beam-Riding گائیڈنگ سسٹم

یہ میزائل عام طور پر اڑتے ہوئے ہوائی جہازوں کو نشانہ بنانے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس میں ریڈار وغیرہ کی لہر کو زمینی سٹیشن کی طرف سے ہدف کی طرف مرکوز کیا جاتا ہے اور اپنے کمپیوٹر کی مدد سے میزائل اس لہر پر سوار ہو کر اپنے ہدف تک جا پہنچتا ہے۔

Homing گائیڈنگ سسٹم۔ اس میں نشانہ بنانے والے ہدف از قسم ہوائی جہاز یا دشمن کی طرف سے داغا گیا میزائل وغیرہ میں سے خارج ہونے والی گیسوں یا دیگر توانائی کی کسی قسم کا تعاقب کرتا ہوا میزائل اپنے کمپیوٹر کی مدد سے ہدف کو جا لیتا ہے اور اس سے ٹکرا کر خود بھی تباہ ہو جاتا ہے اور اسے بھی تباہ کر دیتا ہے۔ اس مقصد کے لئے ریڈار کی لہر کو بھی استعمال کیا جاتا ہے جو ہدف سے ٹکرا کر واپس آتی ہے تو میزائل اس کی راہنمائی میں سفر کرتا ہے۔ ABM میزائل سب سے زیادہ ترقی یافتہ میزائل ہیں۔ ان کا مکمل نام ہے Anti Ballistic Missile۔ یہ دشمن کی طرف سے داغے میزائل کو راستہ میں جا لینے اور تباہ کر دینے والا میزائل ہے۔ امریکہ کے عراق کے سکڈ میزائلوں کو راستہ میں ہی تباہ کر دینے والے پیٹریاٹ میزائل اس کی مثال ہیں۔ دشمن کے ہدف سے پہلے اس کے راستہ میں یہ میزائل نصب کر دئے جاتے ہیں۔ دشمن کی طرف سے آنے والے میزائل کے پہنچنے سے قبل یہ ہوا میں بلند ہو کر اسے راستہ میں ہی جا لیتے ہیں۔ MIRV میزائل کے لئے جتنی تعداد میں اس میں سے بم برآمد ہوتے ہیں اتنی ہی تعداد میں ABM چلائے جاتے ہیں۔ بلکہ ایک ان سے زائد بھی ہوتا ہے جو Decoy یعنی خالی ڈمی بم کو بھی تباہ کر دیتا ہے۔

بقیہ صفحہ 4

اخوت و مروت کا جذبہ تھا جس کا وقتاً فوقتاً اظہار ہوتا رہتا تھا۔

اکثر احمدی اور غیر احمدی احباب کے آپ کے بارے میں اس قسم کے تاثرات تھے جن میں سے نمونتاً بعض کا ذکر کر دیا گیا ہے۔

بہر حال ہم ان سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے تحریری یا زبانی مرحوم بھائی کے بارے میں اچھے الفاظ میں تذکرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بھی بہتر جزا عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور نے بھائی صاحب کی وفات پر اطلاع ملنے پر تعزیت فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ذات باری تعالیٰ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کو مرحوم بھائی صاحب، ان کے بیوی بچوں اور دیگر لواحقین کے حق میں بڑی شان سے پورا فرمائے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35303 میں ابراہیم باہ ولد کیکھا باہ پیشہ ٹیچر عمر 26 سال بیعت 1993ء ساکن گیمبیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 3-4-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/D750 ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ابراہیم باہ ولد کیکھا باہ گیمبیا گواہ شد نمبر 1 محمد واکا مبٹی ولد داکا مبٹی گیمبیا گواہ شد نمبر 2 نجو تراولے ولد موسی تراولے گیمبیا

مسل نمبر 35332 میں حمیر البشریٰ بنت محمد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الفضل شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ حمیر البشریٰ بنت محمد اصغر دار الفضل شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 26750 گواہ شد نمبر 2 محمد اصغر والد موصیہ

مسل نمبر 35333 میں محمد اصغر ولد چوہدری محمد طفیل مرحوم قوم آرائیں پیشہ کاشتکاری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الفضل شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 6 مرلے 200 مربع فٹ واقع دار الفضل شرقی ربوہ مالیتی -/400000 روپے۔

ترکہ والد مرحوم وصول شدہ بصورت نقد رقم -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت ٹھیکہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اصغر ولد چوہدری محمد طفیل مرحوم دارالفضل شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 26750 گواہ شد نمبر 2 لیاقت علی طاہر ولد محمد بوٹا دارالفضل شرقی ربوہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و شادی

☆ مکرم پروفیسر ادریس احمد صاحب صدر محلہ فیکٹری ایریا احمد لکھتے ہیں۔ خاکسار کی بھتیجی مکرمہ کوکب النور منور صاحبہ بنت مکرم مولانا صدیق احمد منور صاحب مربی سلسلہ ماریشس حال فیکٹری ایریا ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم احسن مسعود صاحب ابن مکرم مسعود احمد درد صاحب آف کراچی 29 ستمبر 2003ء بروز سوموار بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے بعوض 75000 (پچھتر ہزار) روپے حق مہر پر پڑھایا۔ یکم اکتوبر 2003ء کو دفتر صدر عمومی ربوہ کے ہال میں تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی جس میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کرائی۔ بعد ازاں مورخہ 4۔ اکتوبر کو مکرم مسعود احمد درد صاحب نے کراچی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا اس موقعہ پر مکرم امین احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے برکتوں اور خوشیوں کا باعث بنائے۔ آمین

درخواست دعا

☆ مکرم نصیر احمد صاحب انچارج شعبہ کمپیوٹر الفضل کے والد مکرم میاں محمد دین صاحب فریکچر و عارضہ قلب سے پندرہ یوم سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

☆ مکرم عبدالواسع بٹ صاحب النور سوسائٹی کراچی ایک واقعہ میں آگ لگنے سے شدید جھلس گئے ہیں اور ضیاء الدین ہسپتال کراچی میں ICU میں داخل ہیں۔

☆ مکرم عبدالرؤف بھٹی صاحب دارالبرکات ربوہ کی اہلیہ کے پتے کا آپریشن 9 نومبر بروز اتوار میرپور خاص میں ہوگا۔

☆ مکرم ناصر احمد صاحب دارالعلوم شرقی پیٹ اور جوڑوں میں درد کی وجہ سے چند روز سے بیمار ہیں۔

☆ مکرم نصیر احمد صاحب مالی جدید پریس ربوہ بوجہ بخار چند روز سے بیمار ہیں۔

سب مریضوں کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

☆ مکرم ملک آصف منیر صاحب ایڈووکیٹ دارالصدر غربی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 20 ستمبر 2003ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "فریدہ منیر" عطا فرمایا ہے نومولودہ مکرم ملک منیر الدین صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم خواجہ ارشاد احمد صاحب گلشن راوی لاہور کی نواسی ہے اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

آمین

☆ واقف نو شیخ مستجاب احمد ابن شیخ عبدالحق صاحب عمر 8 سال نے قرآن کریم ناظرہ ختم کیا۔ تقریب (آمین) مورخہ 18۔ اکتوبر 2003ء کو ہوئی جس کی دعا صدر صاحبہ لجنہ کنری نے کروائی۔ بچہ مکرم شیخ عبدالرحمن صاحب کنری کا پوتا اور مکرم شیخ احمد صاحب مرحوم بشیر آباد سندھ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے زیور قرآن سے آراستہ کرے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

☆ ادارہ الفضل مکرم منور احمد بجھ کو بطور نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل کو مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ضلع رحیم یار خان، لودھراں و ملتان بھیج رہا ہے۔

☆ توسیع اشاعت الفضل ☆ وصولی چندہ الفضل بقایات ☆ ترغیب برائے اشتہارات

تمام احباب کرام سے تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

Jasmine Guest Houses
Islamabad
Major (R) Muhammad Yusuf Khan
Chief Executive
Jasmine INN, 20-A,G-8 markaz
Tel# 2252002-2252167 Fax# 2821295
Jasmine LODGE,#6,St#54,F-7/4
Tel#2821971-2821997 Fax#2821295
JasmineLODGE 2,#29,St26.F-6/2
Tel#2824064-2824065 Fax#2824062
E-mail:Jasminelodges@hotmail.com

عبدالرشید رازی صاحب

الحاج عبداللہ کولی بالی صاحب آف آئیوری کوسٹ

الحاج عبداللہ کولی بالی صاحب جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کے اولین احمدیوں میں سے تھے۔ ان کی وفات فروری 2003ء میں شوگر کی بیماری کی وجہ سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور آپ کی خدمات دینیہ کو قبول فرمائے۔

جماعت احمدیہ ابی جان جو کہ دارالحکومت ہے ملک کی اولین جماعت ہے کافی عرصہ اس کے صدر جماعت رہے۔ وہ آئیوری کوسٹ کے نارتھ کچولا Katiola شہر کے رہنے والے تھے اور ابی جان کے ایک علاقہ میں مکان تعمیر کر کے رہائش اختیار کر لی تھی احمدیت سے وابستگی کے بعد بہت سارا وقت قرآن مجید اور احادیث پڑھنے میں گزارتے آپ مخلص احمدی اور خلافت سے دلی وابستگی رکھتے تھے۔ مربیان کرام سے بھرپور تعاون کرنے والے۔ پہلے آپ ابی جان جماعت کے صدر تھے پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو آئیوری کوسٹ کا فروری 1988ء میں امیر مقرر فرمایا۔ باقاعدگی سے مشن ہاؤس میں آتے اور ضروری معاملات خود نمٹاتے۔ مربیان اور احمدیوں سے بڑی ہمدردی سے پیش آتے۔ ابی جان میں جائیداد کے حصول میں آپ کی کوششوں کا بڑا دخل تھا۔ جس پر جماعت کا مرکز۔ مشن ہاؤس۔ سکول اور بیت الذکر تعمیر ہے۔ انہوں نے ابی جان کے علاوہ دوسرے بڑے شہر بوآکے میں ایک پلاٹ جس پر کمرے تعمیر شدہ تھے جماعت احمدیہ کو دیا جن پر بعد میں مشن ہاؤس، بیت الذکر تعمیر ہوئی۔ خاکسار جب 1981ء کے آخر پر آئیوری کوسٹ خدمت دین کے لئے پہنچا تو آپ نے فرنچ زبان سیکھنے میں حوصلہ افزائی کی۔ آئیوری کوسٹ میں آزادی کے بعد بھی فرنچ زبان ہی سرکاری زبان ہے۔ آئیوری کوسٹ میں ہمارا ایک عربی مدرسہ سکول کے طور پر کام کر رہا تھا جس میں وزارت تعلیم کا منظور شدہ کورس بھی پڑھایا جاتا بیت الذکر اس سکول کے اوپر ہے۔ جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کی باقاعدہ گورنمنٹ میں رجسٹریشن نہیں تھی اس کے لئے الحاج کولی بالی صاحب اور دیگر احباب کے مشورہ سے جماعت احمدیہ کو رجسٹر کروانے کا پروگرام بنایا۔ یہ کام بڑا کٹھن تھا اس کام میں محترم موصوف نے بڑا تعاون کیا۔ گورنمنٹ کے مختلف اداروں حتیٰ کہ شہر کے میئر سے بھی اجازت حاصل کرنی تھی اس کام کے لئے حاجی صاحب میرے ساتھ سرکاری دفاتر کے چکر لگاتے بالآخر اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی دعاؤں سے جماعت کی رجسٹریشن منظور ہو گئی۔ اور وزارت داخلہ نے باقاعدہ نوٹیفکیشن کر کے تمام متعلقہ وزارتوں کو اطلاع دی۔ اس کے بعد عربی مدرسہ کو پرائمری سکول میں تبدیل کر کے محکمہ تعلیم سے منظور کروانا آسان ہو گیا۔ ایسے میں وزارت ہیلتھ سے کلینک کھولنا آسان ہوا۔ ملک کے دوسرے شہروں میں جماعت احمدیہ کی شاخیں کھلنا شروع ہوئیں۔

1989ء میں جماعت احمدیہ ابی جان میں ایک شخص نے فتنہ برپا کیا اس کے لئے محترم کولی بالی صاحب نے خلافت سے وابستگی کا ثبوت دیتے ہوئے اس شخص کے خلاف بھرپور کارروائی کی اگرچہ وہ شخص آپ کے قبیلہ کا تھا۔ خلافت سے وابستگی اور خلیفۃ المسیح سے محبت ان کا شیوہ تھا۔ جلسہ سالانہ لندن میں بھی شمولیت کا انہیں موقعہ ملا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خاکسار اور موصوف عبداللہ کولی بالی صاحب کے ساتھ فوٹو کھنچوائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے جو ہدایات موصول ہوتیں انہیں پڑھ کر سناتے اور اس کے مطابق عمل کرواتے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد سے نوازا آپ کے بچوں نے احمدیت کی بدولت اعلیٰ تعلیم حاصل کی ان کا بیٹا (احمد کولی بالی) ڈاکٹر جو آج کل ابی جان میں ہی گورنمنٹ پریکٹیشنر ہے۔

ابی جان میں جماعت احمدیہ کا ایک جلسہ سالانہ 1985ء میں خاکسار کے وقت میں منعقد کیا گیا۔ چونکہ اس وقت آپ ہی ابی جان جماعت کے صدر تھے بڑی خوشی سے جلسہ سالانہ لئے انتظامات میں مدد کرتے رہے خود مہمانوں کو کھانا کھلاتے ان کی بیگم جو کہ لجنہ کی صدر تھیں دوسری احمدی خواتین کے ساتھ تینوں دن کھانا پکا کر دیتی رہیں موصوف بڑے ہی صبر و تحمل والے تھے معاملات کو بڑی خوش اسلوبی سے سلجھاتے۔ آپ نے خدائی تائید سے احمدیت قبول کی اور پھر احمدیت کی خاطر دورے بھی کرتے رہے اور دین کی خاطر مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے رہے۔ آپ نے اپنے مکان کے نچلے حصہ میں بیت الذکر بنائی ہوئی تھی جہاں پر اس علاقہ کے احمدی احباب اکٹھے ہو کر نمازیں ادا کرتے حضرت مسیح موعود کے الہام میں تیرے دلی محبوں کا گروہ بڑھاؤں گا۔ دنیا کے مختلف ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے الحاج عبداللہ کولی بالی جیسے لاکھوں نیک فطرت احباب کے ذریعہ پورا ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں خلافت احمدیت سے وابستہ رکھتے ہوئے اپنے والد کے نقش قدم پر چلائے رکھے۔ آمین

بقیہ صفحہ 1

میں ڈالیں ان کی ذمہ داری جماعت پر نہیں بلکہ ان کے اپنے نفسوں پر ہے کہ انہوں نے باوجود کام ملنے کے محض نفس کے کسل کی وجہ سے کام کرنا پسند نہ کیا اور بھوکا رہنا گوارا کر لیا۔" (مشعل راہ حصہ اول ص 87)

(مرسلہ نظارت امور عامہ)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	8۔نومبر	زوال آفتاب	11-52
ہفتہ	8۔نومبر	افطار	5-17
اتوار	9۔نومبر	انتہائے سحر	5-07
اتوار	9۔نومبر	طلوع آفتاب	6-29

بھارت امن روڈ میپ کی تیاری میں ساتھ دے صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ بھارت کی حالیہ تجاویز کچھ بھی نہیں کیونکہ ان میں دونوں ملکوں کے درمیان موجود بنیادی مسائل خصوصاً تنازع کشمیر کے حل کا کوئی ذکر نہیں۔ بھارت کو چاہئے کہ وہ جنوبی ایشیا میں پائیدار امن کیلئے روڈ میپ کی تیاری میں ہمارا ساتھ دے۔ یہ بات انہوں نے جنوبی کوریا کے صدر سے ملاقات اور استقبالیہ تقریب سے خطاب میں کہی۔ اس موقع پر صدر مشرف نے پاکستان اور جنوبی کوریا کے درمیان فضائی رابطے شروع کرنے کی تجویز پیش کی۔ جنوبی کوریا کے صدر نے یقین دہانی کرائی کہ وہ اپنے ملک کے نجی اور سرکاری شعبے کے اداروں سے کہیں گے کہ پاکستان میں سرمایہ کاری میں زیادہ دلچسپی لیں۔

برطانوی ہائی کمشنر کی دفتر خارجہ میں طلبی پاکستان نے لندن میں اپنے ہائی کمشن کی جاسوسی کے واقعہ پر برطانوی ہائی کمشنر مارک لائل گرانٹ کو وزارت خارجہ میں طلب کر کے سخت ترین احتجاج کیا ہے۔ لائل گرانٹ کے حوالے کیا جانے والا مراسلہ فوری اہمیت کا تھا۔ پاکستان نے برطانیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ برطانوی خفیہ ایجنسی کے پاکستانی ہائی کمیشن میں ریکارڈنگ کے آلات مبینہ طور پر نصب کرنے کے معاملے کی تحقیقات کرائی جائیں۔ اور یقین دہانی کرائی جائے کہ مستقبل میں ایسا نہیں ہوگا۔

پنجاب میں آٹا ملیں بند کرنے کا اعلان فلور ملز مالکان نے صوبہ پنجاب میں ملیں بند کرنے کا اعلان کیا ہے۔ فلور ملز ایسوسی ایشن کے نمائندوں نے اعلان کیا ہے کہ مارکیٹ اور رمضان پیکج کیلئے بھی آٹا تیار نہیں کیا جائے گا۔ ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں فیصل آباد کی چار فلور ملز مالکان کی گرفتاری پر احتجاج کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ کاروبار کرنے کو ایک جرم بنا دیا گیا ہے۔ کاروباری برادری کے اعتماد کو ٹھیس پہنچی ہے۔ حکومت آٹے کے نرخ مناسب سطح پر رکھنا چاہتی ہے تو پوری گندم دینے کا بندوبست کرے۔

جاوید ہاشمی کی گرفتاری تشویشناک ہے یورپی یونین نے دورہ پر آئے ہوئے پاکستانی وزیر خارجہ خورشید قصوری کے سامنے اے آر ڈی کے سربراہ جاوید ہاشمی کی گرفتاری کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے اصلاحات کی رفتار تیز کرنے کیلئے دباؤ ڈالا ہے۔ یورپی یونین کے کمشنر برائے خارجہ تعلقات کی ترجمان نے بتایا کہ جاوید ہاشمی کو اکتوبر کے اواخر میں اس وقت گرفتار کیا گیا جب یورپی پارلیمانی وفد پاکستان کے دورے پر تھا۔ جاوید ہاشمی کی گرفتاری تشویشناک ہے پاکستان جمہوریت کا معیار بہتر بنائے۔

امریکہ میں پاکستانیوں کی پکڑ دھکڑ امریکی ایجنسیوں ایف بی آئی امیگریشن اور ہوم لینڈ سیکیورٹی نے ایک بار پھر پاکستانیوں کی پکڑ دھکڑ کی مہم تیز کر دی ہے۔ ایک کو پکڑ کر دوسرے پاکستانیوں کے بارے میں پوچھ گچھ کی جاتی ہے۔ مساجد کی نگرانی بھی سخت کر دی گئی ہے۔ تعلیمی اداروں کے حکام پاکستانی طالب علموں کے قانونی سٹیٹس میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں۔ حکومت پاکستان اس صورتحال کا نوٹس لے۔

ایل ایف او آئین کا حصہ ہے وزیراعظم کے مشیر سید شریف الدین پیرزادہ نے کہا ہے کہ ایل ایف او آئین کا حصہ ہے اسے پارلیمنٹ میں منظور کرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

عراق سے امریکی فوج کم کرنے کا فیصلہ امریکہ نے عراق میں بڑھتی ہوئی مزاحمت کے بعد عراق میں اپنی فوج میں کمی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ امریکی فوج کی کمی پوری کرنے کیلئے سابق عراقی فوجیوں اور سیاسی جماعتوں کے جنگجوؤں پر مشتمل فورس بنائی جائے گی۔ ریزرو فوجیوں کو بھی تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ عراق میں 2004ء تک امریکی فوج کی تعداد ایک لاکھ تیس ہزار سے کم کر کے ایک لاکھ کر دی جائے گی۔ بعدازاں یہ فوج مرحلہ وار واپس بلائی جائے گی۔ ان کی جگہ نئے اور ریزرو گارڈز بھجوائے جائیں گے امریکی وزیر دفاع رمز فیلڈ نے عراق میں فوجیوں کی تعداد کم کرنے کے منصوبے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ عراق کی نئی فوج میں نیشنل گارڈز، مسلم سپریم کونسل فار اسلامک ریولوشن کردستان ڈیموکریٹک پارٹی اور پیٹریاٹک یونین آف کردستان کے ارکان شامل ہونگے۔

ایٹمی ہتھیار بنانے کی اجازت نہیں دینگے امریکہ نے کہا ہے کہ کسی ملک کو پرامن جوہری پروگرام کی آڑ میں ایٹمی ہتھیار بنانے کی اجازت نہیں دینگے۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ مستقبل میں کوئی ملک شمالی کوریا کے راستے پر نہ چلے۔ امریکی وزیر توانائی سپنسر ابراہام نے کہا کہ پیانگ یانگ جوہری عدم پھیلاؤ کے معاہدے کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ امریکی اور روسی وزراء توانائی نے ایک مشترکہ کانفرنس میں کہا کہ جوہری مواد اور ایٹمی ہتھیار دہشت گردوں کے ہاتھ لگنے سے بچانے کیلئے ہنگامی بنیادوں پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

غیر ملکی فوجیں عراق سے نکل جائیں شام نے امریکہ سے اپیل کی ہے کہ غیر ملکی فوجیں عراق سے نکل جائیں۔ عراق میں دہشت گردی کی وجہ امریکہ ہے۔ جب تک امریکی فوجیں عراق میں ہیں وہاں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ شام کی سرحد سے کوئی شخص عراق داخل نہیں ہو رہا۔

ناقابل برداشت جنگ جرمن ریڈیو نے اپنی ایک تجزیاتی رپورٹ میں کہا ہے کہ عراق میں چھوٹے پیمانہ پر جنگ امریکہ کیلئے ناقابل برداشت ثابت ہو گی۔ سوویت یونین کے خاتمے کے بعد امریکہ کو روکنے والا کوئی نہیں رہا۔ چنانچہ امریکی حکمران پوری دنیا کو فتح کرنے کی مہم پر چل نکلے ہیں۔ امریکہ نے لبنان میں بھی فوج اتاری تھی مگر فروری 1984ء میں 241 فوجیوں کی ہلاکت کے بعد اسے وہاں سے بھاگنا پڑا۔

21 مزدور زندہ جلا دیئے گئے بھارتی ریاست مغربی بنگال میں نامعلوم افراد نے 21 مزدوروں کو زندہ جلا دیا۔

یورینیم کی افزودگی ایران نے کہا ہے کہ یورینیم کا عمل نہیں روکیں گے۔ ہم ایٹم بم نہیں بنا رہے۔ ہمارا پروگرام پرامن مقاصد اور برقی ضروریات پورا کرنے کیلئے ہے۔ ایران نے تمام اہم دستاویزات اور راز ایٹمی توانائی کے ادارے کو فراہم کر دیئے ہیں۔

عرفات امن پسند نہیں اسرائیل کے سابق وزیر اعظم ایہود بارک نے کہا ہے کہ عرفات امن پسند نہیں۔

مکان برائے فروخت
دارالعلوم غربی شاہد ربوہ میں بالکل نیا تعمیر شدہ مکان رقبہ 10 مرلے 3 بیڈروم مع اٹیچ باتھ اور دیگر سہولیات سے آراستہ برائے فروخت ہے
برائے رابطہ محمد سعید خالد فون: 04524-211104

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون دفتر 214209
پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمان

انٹرنیشنل معیار کے مطابق خالص سونے کے
مدراسی، اٹالین، سنگاپوری، ملتانی زیورات
Estd.1960
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں اظہر احمد، میاں مظہر احمد
Off:04524-212868
Res:04524-212867
Mob:0320-4891448
E-mail:mazharahmad2001@yahoo.com

الفضل روم کولر اینڈ گیزرز
نیز پرانے کولر اور گیزرز ریپئر اور تبدیل بھی کئے جاتے ہیں۔
B-1 265/16 کالج روڈ نزد اکبر چوک

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل۔ کریم آباد چورنگی۔ کراچی فون نمبر 6330334-6325511
پروپرائٹر: میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29